PROVINCIAL ASSEMBLY SECRETARIAT OFKHYBER PAKHTUNKHWA

MOST IMMEDIATE
ASSEMBLY BUSINESS

No.PA/Khyber Pakhtunkhwa/Legis-I(R)/2025/ 1290-
Dated Peshawar, the 17/01/2025.

To,

The Secretary to Government of Khyber Pakhtunkhwa,
Finance, Department

Subject:- **JOINT RESOLUTION NO.126 ADOPTED BY THE PROVINCIALASSEMBLY OF KHYBER PAKHTUNKHWA.**

Dear Sir,

I am directed to say that the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, in its sitting held on 13-01-2025, unanimously passed Joint Resolution No.126 moved by Mr. Ajmal Khan, MPA, with the following signatories: Mr. Ibadullah Khan, Leader of the Opposition; Mr. Faisal Khan Tarakai, Minister for Elementary & Secondary Education; Mr. Muhammad Adnan Qadri, Minister for Auqaf, Hajj & Religious Affairs; Mr. Arshad Ayub, Minister for Local Government; Mr. Fazal-e-Hakeem, Minister for Livestock & Cooperatives; Mr. Fazal Shakoor Khan, Minister for Labour; Mr. Amjad Ali, Special Assistant for Housing; Mr. Muhammad Sohail Afridi, Special Assistant for Communication & Works; Mr. Muhammad Israr, Special Assistant; and Members of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa: Mr. Anwar Zeb, Mr. Muhammad Arif, Mr. Abdul Ghani, Mr. Murtaza Khan Tarakai, Mr. Abdul Munim, Mr. Muhammad Anwar Khan, Mr. Taj Muhammad, Mr. Muhammad Abdul Salam; Mr. Hamid ur Rehman,(PK-19), Mr. Arshad Ali, Mr. Sharafat Ali, Malik Tariq Awan, Mr. Ajab Gul Wazir, Mr. Asif Khan, and Mr. Akbar Ayub. The resolution is given below:

ہر گاہ کہ واضح ہو کہ سال 2016 ء سے لے کر 2018 ء میں قبائلی علاقوں کے انضمام تک اتفاق رائے کی رُو سے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ان علاقوں کی پسماندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے علاقے کی ترقیاتی ضروریات اور ترجیحات پر مشتمل ایک دس (10) سالہ منصوبہ تشکیل دیا جائے گا اور ان ضروریات کو پورا کرنے کے لیے دس سال تک قابل تقسیم قومی محاصل (Federal Divisible Pool) کا کم از کم 3 فیصد خصوصی گرانٹ کے طور پر دیا جائے گا۔ مرحوم سرتاج عزیز صاحب کی سربراہی میں قائم کمیشن کی سفارشات کو وفاقی کابینہ اور پارلیمنٹ نے بھی منظور کیا جس کے نتیجے میں 25 ویں آئینی ترمیم کے ذریعے فاٹا انضمام کا قانونی عمل مکمل کیا گیا۔

اس قومی اتفاق رائے کے پیش نظر حکومت خیبر پختونخوا نے (Ten Years Development Plan) بنایا اور تیز رفتار عملدرآمد پروگرام (Accelerated Implementation Program – AIP) کے نام سے اس کی منظوری دی تاکہ ان علاقوں میں موجود احساس محرومی کا ازالہ کیا جا سکے۔ اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے نہ تو وفاق اور نہ کسی دوسرے صوبے نے پورا حصہ ڈالا بلکہ صوبہ خیبر پختونخوا نے اپنی طرف سے اس منصوبے پر بھرپور کام کیا۔ اور اپنا حصہ ڈال کر اپنی ذمہ داری پوری کی۔ وفاقی حکومت اور دیگر صوبائی حکومتوں کی عدم دلچسپی کے نتیجے میں ان علاقوں میں احساس محرومی، بے چینی اور اضطراب میں کمی ہونے کی بجائے تشویشناک حد تک اضافہ ہوا ہے۔

یہ کہ 25 ویں آئینی ترمیم سے قبل NFC کے 3 فیصد حصہ کے حساب سے اس وقت کے بجٹ میں 100 ارب روپے بنتے تھے جو وعدہ کیا گیا تھا کہ قبائلی اضلاع کی پسماندگی اور محرومیوں کو دور کرنے کے لئے پیکیج دیا جائے گا جو کہ 10 سال پر محیط ہو گا لیکن اپنے وعدے کے برخلاف وفاقی حکومت نے NFC کے 3 فیصد کے بجائے 100 ارب کو دس سال کیلئے مختص کیا حالانکہ 2018 کے بعد سالانہ بجٹ میں 3 فیصد فی سال 100 ارب سے کئی زیادہ رقم بنتی ہے جو کہ صرف سال 25-2024 کے NFC کے 3 فیصد کے حساب اور تناسب سے 223 ارب بنتے ہیں۔ اگر 100 ارب کا

حساب بھی لگایا جائے تو اب تک وفاق کے ذمہ AIP کی مد میں 700 ارب حسب وعدہ بنتے ہیں۔ جس میں سے وفاق نے صرف 132.1 ارب ادا کئے جبکہ 567.9 ارب تاحال بذمہ وفاق واجب الادا ہیں۔

اسی طرح قبائلی علاقوں کے عوام کی دہشت گردی کے خلاف جنگ میں قربانیوں اور نقصانات کو مدنظر رکھتے ہوئے War-on-Terror کی مد میں 1 فیصد رقم میں بھی اضافی بقایا رقم وفاقی حکومت کے ذمہ واجب الادا ہے۔

اسی طرح تنخواہیں اور پنشن کی مد میں وفاقی حکومت کی جانب سے سالہا سال اضافے کے باوجود وفاقی حکومت نے کوئی اضافی رقم مختص نہیں کی جس میں صوبے نے ابھی تک اپنی طرف سے 77.4 ارب روپے کا اضافی بوجھ اٹھایا ہے۔ مزید یہ کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP) کی مد میں وفاقی حکومت کی جانب سے مختص شدہ رقم 174 ارب سے اب تک 130 تک ادا کئے گئے ہیں۔ جب کہ 44 ارب روپے تاحال بذمہ وفاق واجب الادا ہیں۔

ساتویں NFC (جو کہ انضمام کے بعد زائل ہو چکا) کے مطابق صوبہ خیبر پختونخوا کا حصہ 14.62 فیصد بنتا تھا جو انضمام کے بعد صوبہ کا حصہ 19.46 فیصد بنتا ہے اس حساب سے اگر ہم اضافی NFC حصہ 4.84 فیصد مزید شامل کریں تو یہ رقم صرف ایک سال، یعنی 25-2024 کے لیے 360 ارب سے زیادہ رقم بنتی ہے۔ لیکن وفاقی حکومت نیا NFC کرنے سے انکاری ہے۔ جس کے نتیجے میں قبائلی اضلاع کے لوگوں کی حق تلفی ہو کر اُن کی مشکلات اور محرومیوں میں مزید اضافہ کیا جا رہا ہے۔

اندریں بالا، یہ صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا سمجھتی ہے کہ من حیث القوم اس بے چینی اور اضطراب کے متحمل نہیں ہو سکتے، اس لیے یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت اور تمام صوبائی حکومتوں سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ انضمام کے وقت کئے گئے وعدوں اور فیصلوں پر عملدرآمد کو یقینی بناتے ہوئے وفاق اور دیگر صوبوں کے ذمہ واجب الادا رقم جلد از جلد ادا کی جائے۔ NFC کے 3 فیصد حصہ کے مطابق سالانہ بجٹ کے حساب سے واجب الادا رقم ادا کی جائے۔ انضمام کے بعد اضافی NFC حصہ صوبہ خیبر پختونخوا 4.84 فیصد کے حساب سے واجب الادا رقم ادا کی جائے۔ War-on-Terror کی مد میں واجب الادا رقم ادا کی جائے۔ نیا NFC جلد سے جلد کیا جائے۔ ضم شدہ اضلاع میں موجود بے چینی اور اضطراب کا ادراک کیا جائے۔ ان اضلاع کی ترقیاتی ضروریات کے لیے درکار وسائل کی فوری اور بلا تعطل فراہمی یقینی بنائی جائے۔ پہلے اقدام کے طور پر وفاق اور صوبائی حکومتیں قابل تقسیم قومی محاصل (Federal Divisible Pool) کی 3 فیصد میں اپنا پورا حصہ فراہم کریں۔

مزید یہ کہ تمام صوبے ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا وعدہ پورا کرے اور 3 فیصد (NFC(Divisible Pool کے حساب سے صوبہ خیبر پختونخوا کو مہیا کرے تاکہ قبائلی اضلاع کے احساس محرومی کو دور کر کے ملک کے دیگر ترقیاتی علاقوں کے برابر لایا جائے۔

You are, therefore requested thataction taken on the resolution may be intimated to this Secretariat within a period of two months from the date of its communication under sub-rule (3) of Rule 135 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 for circulation amongst the Members of the Assembly.

Yours faithfully,

(NAJEEB ULLAH)
Assistant Secretary,
Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa